ابن الجوزی

ابوالکلام قاسمی شمسی
استاذ مدرسہ اسلامیہ شمس الہدیٰ۔ پٹنہ

نام عبدالرحمٰن نام، کنیت ابوالفرج اور لقب جمال الدین تھا۔ ان کے جدّ اکبر جعفر الجوزی تھے۔ اسی نسبت سے ابن الجوزی کے ساتھ مشہور تھے[1]

جوزہ بصرہ کے ایک محلہ کا نام تھا یا بصرہ کے محلہ جوزہ میں ایک گھاٹ تھا اسی کی طرف الجوزی منسوب ہے[2]

ابن خلکان کا گمان ہے کہ جوزہ بغداد کے قریب دجلہ کے کنارے ایک گھاٹ تھا۔[3]

ذہبی کا خیال ہے کہ ان کے دادا الجوزی کے ساتھ اس لئے مشہور ہوئے کہ واسط میں جوز صرف ان ہی کے گھر میں تھا ــــ کسی اور کے گھر میں نہیں تھا۔[4]

---

[1] مرآۃ الزمان (سبط ابن الجوزی) جلد ۸ ص ۳۱۰-۳۱۱، شذرات الذہب (ابن العماد الحنبلی) جلد ۴ ص ۳۳ [2] حوالہ مذکورہ

[3] وفیات الاعیان (ابن خلکان) جلد ۱ ص ۵۰

[4] تذکرۃ الحفاظ (ذہبی) جلد ۴ ص ۱۳۱

ذہبی اس قول میں منفرد ہیں ــــــ ان کے علاوہ کسی نے اس خیال کا اظہار نہیں کیا ہے۔

ان کی نسبت "الجوزی" کے بارے میں مختلف روایتیں ہیں، بظاہر درست ترین قول یہ ہے کہ یہ نسبت بصرہ کے ایک محلہ جوزہ (جوز؟ در شذرات الذہب) کی طرف ہے اور ان کے ایک بزرگ جعفر اسی محلہ کے رہنے والے تھے (ابن رجب الحنبلی کتاب الذیل علی طبقات الحنابلہ، ابن العماد، شذرات الذہب، مراۃ الزمان [۳]

سلسلۂ نسب ابن الجوزی کا سلسلۂ نسب پندرہ پشتوں کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضؓ سے جاملتا ہے [۲]

ابن الجوزی کا سلسلۂ نسب بیس واسطوں سے حضرت ابوبکر صدیقؓ تک پہنچتا ہے ــــــ سلسلۂ نسب یہ ہے :۔

عبدالرحمان بن علی بن محمد بن علی بن عبیداللہ بن عبداللہ بن حمادی بن احمد بن محمد بن جعفر الجوزی بن عبداللہ بن القاسم بن النضر بن القاسم بن محمد بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن القاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق القرشی التیمی البکری البغدادی الحنبلی [۳]

۱؎ ادارہ معارف اسلامیہ اردو ص۲۶۷

۲؎ ادارہ معارف اسلامیہ ص۴۹

۳؎ کتاب الذیل (ابن رجب جلد ۱ ص۳۹۹، تاریخ ابن الفرات جلد ۲ ص۲۱ مراۃ الزمان (سبط ابن الجوزی) جلد ۸ ص۳۱۰، شذرات الذہب (ابن العماد الحنبلی) جلد ۴ ص۳۲۹

ان کا سلسلۂ نسب اور بھی کتابوں میں مذکور ہے جس میں سے بعض نام ساقط ہیں۔ یہ اختلاف اسی کا نتیجہ ہے۔ لیکن زیادہ تر لوگوں نے ان کے سلسلۂ نسب کو اسی طرح نقل کیا ہے۔

تاریخ ولادت | ابن الجوزی بغداد کے درب حبیب میں تقریباً ۵۱۰ھ میں پیدا ہوئے[۱]

سبط ابن الجوزی کا بیان ہے کہ انھوں نے اپنے نانا سے تاریخ پیدائش کے بارے میں بہت سی مرتبہ سوال کیا تو انھوں نے فرمایا "تحقیقی طور پر معلوم نہیں لیکن تقریباً ۵۱۰ھ ہے۔"[۲]

یہی وجہ ہے کہ انکے سوانح نگاروں کے درمیان ان کی پیدائش کے سال کی تعیین میں اختلاف پیدا ہو گیا ہے۔

ابن العماد الحنبلی نے ان کا سنہ ولادت ۵۱۰ھ یا اس سے پہلے لکھا ہے۔[۳]

ایسا ہی ذہبی کا بھی خیال ہے۔[۴]

ابن خلکان نے تقریباً ۵۰۸ھ لکھا ہے پھر کہا کہ ۵۱۰ھ بھی کہا جاتا ہے[۵]

---

[۱] مرآۃ الزمان (سبط ابن الجوزی) جلد ۸ ص۳۱۳، ۳۰۴ قال "دفیہا ولد جدی رحمۃ اللہ علی وجہ الاستنباط لا علی وجہ التحقیق۔

[۲] مرآۃ الزمان (سبط ابن الجوزی جلد ۸ ص۳۱۲ قال وسألت عن مولادہ غیر مرۃ وفی کلہا یقول: ما احققہ ولکن یکون تقریباً فی سنۃ عشرۃ وخمسمائۃ تقریباً۔

[۳] شذرات الذہب (ابن العماد الحنبلی) جلد ۴ ص۳۲۹

[۴] تذکرۃ الحفاظ (الذہبی) جلد ۴ ص۱۳۱

[۵] وفیات الاعیان (ابن خلکان) جلد ۱ ص۵

ابن الفرات نے ابن خلکان سے نقل کرتے ہوئے اس کی زیادتی کی ہے کہ الیغموری نے کہا کہ ۵۱۰ھ اور اس کے علاوہ بھی کہا جاتا ہے[1]

ایسا ہی ابن الساعی نے سبط ابن الجوزی سے نقل کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ان سے سنہ ولادت کے سلسلہ میں سوال کیا گیا تو انھوں نے کوئی تحقیقی بات نہیں بتائی بلکہ کہا کہ ۵۱۰ھ یا اس کے قریب ہے[2]

ابن الجوزی کے سنہ ولادت کے سلسلہ میں سبط ابن الجوزی کی روایت زیادہ قابل اعتماد ہے۔ اس لئے کہ یہ ان کے نواسہ ہیں، اوروں کے مقابلہ میں یہ ان کے زیادہ قریب تھے۔ اس کے علاوہ یہ روایت تحقیق کے زیادہ قریب بھی ہے۔

سبط ابن الجوزی نے اپنی کتاب میں کئی جگہوں پر اس بات کی طرف اشارہ کیا ہے کہ ان کے نانا جس وقت یتیم ہوئے۔ اس وقت ان کی عمر تین برس کی تھی[3]۔ ایک جگہ پر انھوں نے اپنے پرنانا (نانا کے والد) کی وفات کے سلسلہ میں ذکر کیا ہے کہ ان کی وفات ۵۱۴ھ میں ہوئی۔ اس سے یہ بات یقینی طور پر ظاہر ہوتی ہے کہ ابن الجوزی کی ولادت ۵۱۰ھ میں ہوئی۔

اسی کی تصدیق ان کی ایک تصنیف میں مذکورہ سنہ ولادت سے بھی ہوتی ہے۔ ابن الجوزی نے مناقب الامام اپنی ایک تصنیف میں ذکر کیا ہے کہ انھوں نے اس کی تصنیف ۵۲۷ھ میں کی جب کہ ان کی سترہ سال کی تھی[4]

---

[1] تاریخ ابن الفرات (ابن الفرات) جلد ۲ ص۲۱۹

[2] الجامع المختصر (ابن الساعی) جلد ۹ ص۶۵

[3] مراۃ الزمان (سبط ابن الجوزی) جلد ۸ ص۲۱

[4] مناقب الامام (ابن الجوزی) ص۱

ابن الجوزی کی پیدائش کا سال بھی مختلف فیہ ہے۔ وجہ یہ ہے کہ خود ابن الجوزی کو بھی قطعی طور پر اپنا سن پیدائش معلوم نہ تھا اور جب اس بارے میں ان سے سوال کیا جاتا تو مبہم سا جواب دیدیتے تھے، بہرحال وہ ۵۰۸ھ اور ۵۱۰ھ کے درمیان پیدا ہوئے ہوں گے (ابن رجب کتاب الذیل) سبط ابن الجوزی نے ان کا سال پیدائش تقریباً ۵۱۰ھ دیا ہے۔ (مراۃ الزمان ص۴۸۳) [1]

تعلیم اور شیوخ ابن الجوزی کا خاندان جوزہ سے بغداد آیا۔ ان کے والد تانبے کے تاجر تھے۔ ابن الجوزی تین ہی سال کے تھے تو ان کا انتقال ہوگیا[2]۔ والدہ اور پھوپھی نے تعلیم و تربیت کی اور اپنے وقت کے مشاہیر علماء کے پاس لے گئیں[3]۔ چنانچہ انھوں نے دس سال سے پہلے ہی قرآن شروع کردیا اور ابن جعفر (المتوفی ۵۱۸ھ) کے نزدیک قرآن کریم حفظ کیا۔ اس وقت ان کی عمر سات یا آٹھ سال کی تھی جب وہ دس سال کے ہوئے تو ابوالقاسم العلوی (المتوفی ۵۳۶ھ) سے درس لینا شروع کیا[4]۔

پھر ان کی پھوپھی ان کو ان کے ماموں شیخ ابوالفضل محمد بن ناصر (المتوفی ۵۵۰ھ) کی مسجد میں لے گئیں۔ انھوں نے ان کی طرف توجہ کیا اور ان کو حدیث سنائی۔ وہ تیس سال سے زیادہ مدت تک ان سے درس لیتے رہے۔ انھوں نے دوسرے شیوخ کے مقابلہ میں اپنے ماموں سے زیادہ استفادہ کیا اور انھیں کے طریق سے علم حدیث کو حاصل کیا۔

---

[1] دائرۃ المعارف (ادارۂ معارف اسلامیہ اردو ص۴۶۸ [2] مراۃ الزمان (سبط ابن الجوزی) جلد ۸ ص۲۱ [3] دائرۃ المعارف (ادارۂ معارف اسلامیہ اردو) ص۴۶۸

[4] مراۃ الزمان (سبط ابن الجوزی) جلد ۸ ص۲۱، المنتظم (ابن الجوزی جلد ۱ ص۳۳

[5] مراۃ الزمان سبط ابن الجوزی جلد ۸ ص۱۳۵، تذکرۃ الحفاظ (الذہبی) جلد ۴ ص۸۲ ص۸۴ ص۱۳۳۔

ان کے اساتذہ میں شیوخ کی ایک جماعت ہے۔ ان کے تذکرے کے مطابق ان کی تعداد ۸۰ تک پہنچتی ہے۔ ان کے اساتذہ میں سے تین عالمات ہیں۔ وہ فاطمہ بنت الحسین الرازی (المتوفیہ ۵۳۱ھ)[1] فاطمہ بنت عبداللہ الخیری (المتوفیہ ۵۲۴ھ)[2] اور فخر النساء الشہدۃ بنت احمد الابری (المتوفیہ ۵۷۴ھ)[3] ہیں۔

ان کے اساتذہ میں سے اس وقت کے مشاہیر علماء ہیں۔ ان میں سے ابن الزاغونی (المتوفی ۵۲۷ھ)[4] ابو بکر الدینوری الحنبلی (المتوفی ۵۳۲ھ)[5] ابن الجوزی شیخ ابن الزاغونی کی وفات کے بعد تقریباً ۴ سال تک ان کے درس میں رہے۔[6] ابو المنصور الجوالیقی (المتوفی ۵۴۰ھ)[7] ابراہیم بن دینار النہروانی (المتوفی ۵۵۶ھ)[8] عبدالوہاب بن المبارک الانماطی (المتوفی ۵۳۸ھ)[9] ہیں۔

---

[1] المنتظم (ابن الجوزی) جلد ۱۰ ص۶۷

[2] المنتظم ابن الجوزی) جلد ۱۰ ص۸۹

[3] المنتظم (ابن الجوزی) جلد ۱۰ ص۲۸۹ و مرآۃ الزمان (سبط ابن الجوزی) جلد ۸ ص۳۳۳

[4] المنتظم (ابن الجوزی) جلد ۱۰ ص۳۲، کتاب الذیل (ابن رجب) جلد ۱ ص۱۸۱ ص۱۸۳
شذرات الذہب (ابن العماد الحنبلی) جلد ۴ ص۸۰

[5] المنتظم (ابن الجوزی) جلد ۱۰ ص۷۳، کتاب الذیل (ابن رجب) جلد ۱ ص۱۹۱

[6] کتاب الذیل (ابن رجب) جلد ۱ ص۱۹۱، شذرات الذہب (ابن العماد) جلد ۴ ص۹۹

[7] المنتظم (ابن الجوزی) جلد ۱۰ ص۱۱۸، کتاب الذیل (ابن رجب) جلد ۱ ص۲۰۶، مرآۃ الزمان ص...

[8] المنتظم (ابن الجوزی) جلد ۱۰ ص۲۰۱ و ابن العماد الحنبلی شذرات الذہب۔ جلد ۴ ص۱۷۶

[9] تذکرۃ الحفاظ (الذہبی) جلد ۴ ص۵۵، کتاب الذیل (ابن رجب) جلد ۱ ص۲۰۳-۲۰۵
مرآۃ الزمان (سبط ابن الجوزی) جلد ۸ ص۱۳۵، ص۱۳۵

ابن الجوزی نے فقہ، خلاف، جدل اور اصول خاص طور پر ابوبکر الدینوری (م ۵۳۲ھ) سے حاصل کئے[1] ادب اور لغت کو بالخصوص ابو المنصور الجوالیقی سے حاصل کیا[2]۔

وعظ گوئی

ابن الجوزی وعظ کے میدان میں بہت آگے تھے۔ وہ مجالس اور جوامع میں وعظ کرتے تھے۔ ابن کثیر نے اپنی کتاب البدایہ والنہایہ میں لکھا ہے کہ وہ اس فن — فن وعظ — میں منفرد تھے۔ کوئی بھی ان سے سبقت نہیں لے گیا[3]

ذہبی نے کہا کہ فصیحانہ نثر و نظم کی انتہا انھیں پر ہے[4]

ابن الجوزی بہت تیز فہم تھے۔ چنانچہ جب ان کے ایک استاذ ابن الزاغونی نے وفات پائی تو انھوں نے مسند وعظ و تذکیر پر متمکن ہونا چاہا، لیکن نوعمری کی وجہ سے یہ صرف انھیں حاصل نہیں ہوسکا۔ مگر اس کے بعد جب لوگوں نے ان کے وعظ کا نمونہ دیکھا تو انھیں الجامع المنصور میں وعظ کرنے کی اجازت مل گئی[5]

۵۷۰ھ میں ابن الجوزی نے بغداد کے درب دینار میں ایک مدرسہ کی بنیاد رکھی اور وہاں درس دینے کا سلسلہ شروع کیا۔ اسی سال انھوں نے اپنے مواعظ میں قرآن مجید کی تفسیر بھی پوری کر دی، عالم اسلام میں وہ پہلے شخص ہیں جنھوں نے مجالس وعظ میں پورے قرآن مجید کی تفسیر کی ہے[6]

---

[1] کتاب الذیل (ابن رجب) جلد ۱ ص ۲۲۵ تا ص ۲۳

[2] کتاب الذیل (ابن رجب) جلد ۱ ص ۲۴۴ تا ص ۲۴۶

[3] البدایہ والنہایہ (ابن کثیر) جلد ۱۳ ص ۲۸

[4] تذکرۃ الحفاظ (الذہبی) جلد ۴ ص ۱۳۵

[5] ادارۂ معارف اسلامیہ ص ۴۶۵

[6] کتاب الذیل (ابن رجب مخطوطہ) ص ۱۳۳

(باقی آئندہ)